سوال

(375) رسول اللہ ﷺ کی طرف سے قربانی کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بعض لوگ قربانی کرتے ہیں، اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ وہ قربانی کے موقع پر دو جانور ذبح کرتے تھے ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور دوسرا اپنی طرف سے، سوال کرنے پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی کہ میں آپ کی طرف سے قربانی کرتا رہوں۔ [ابوداؤد، الاضاحی: ۲۷۹۰]

ترمذی کے یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے بعد قربانی کرنے کا حکم دیا تھا۔ [ترمذی، الاضاحی: ۱۴۹۵]

لیکن محدثین نے تین خرابیوں کی وجہ سے اس حدیث کو ناقابل حجت ٹھہرایا ہے:

1۔ امام ترمذی رحمہ اللہ اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد خود لکھتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے، ہم اسے شریک کے واسطہ کے علاوہ کسی اور واسطہ سے نہیں پہچانتے۔ راوی حدیث شریک بن عبداللہ کا حافظہ متغیر ہوگیا تھا۔ [تقریب التہذیب، ص: ۱۴۵]

2۔ شریک راوی اپنے شیخ ابو الحسناء سے بیان کرتا ہے۔ اس کے متعلق حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ مجہول راوی ہیں درجہ سابعہ سے تعلق رکھتا ہے۔ [تقریب: ۴۰۱]

3۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کرنے والا ایک حنش نامی راوی ہے۔ اس کے متعلق حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ سچا ہے، لیکن اس کے بے شمار اوہام ہیں اور مرسل روایات بیان کرنے کا عادی ہے۔ [تقریب، ص: ۸۵]

اس کے متعلق امام ابن حبان رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ یہ کثیر الوہم ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بعض روایات بیان کرنے میں منفرد ہے اس بنا پر قابل حجت نہیں ہے۔ [عون المعبود، ص: ۵۱، ج۳]

ان تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ بالا روایت سخت ضعیف ہے، اگر اسے صحیح تسلیم بھی کرلیا جائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وصیت کی

تھی اور آپ اس وصیت پر عمل کرتے تھے یہی وجہ ہے حضرت ابو بکر صدیق ، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی دینے کا عمل منقول نہیں ہے، لہٰذا اس سلسلہ میں ہمارا موقف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی کرنا محل نظر ہے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:386